بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفاس والی عورت کے استعمال کے برتن دوسرے لوگ استعمال کرسکتے ہیں ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نفاس والی عورت (یعنی ایسی عورت جسے بچے کی پیدائش کے بعد آئے) اس کے استعمال کیے ہوئے برتن بعد میں گھر کے دوسرے افراد استعمال کرسکتے ہیں ؟ یا اس کے لیے برتن الگ رکھنا ضروری ہے ؟

جواب

جی ہاں ! نفاس والی عورت (یعنی ایسی عورت جسے بچے کی پیدائش کے بعد خون آئے) کے استعمال کیے ہوئے برتن اسی وقت یا بعد میں بھی گھر کے دوسرے افراد استعمال کرسکتے ہیں، بلکہ اس کے لیے الگ برتن رکھنا یا اس کے برتنوں کو ناپاک سمجھنا غیر مسلموں کا طریقہ اور جاہلیت کی رسموں میں سے ہے، مسلمانوں کو ایسی غلط رسموں اور توہمات سے بچنا چاہیے، البتہ اگر برتن پر کوئی حقیقی نجاست لگ جائے تو اسے پاک کرنا ضروری ہوگا، لیکن نفاس والی عورت کے محض استعمال کی وجہ سے کسی چیز کو ناپاک یا منحوس سمجھنا، اس سے بدشگونی لینا یا محض اس بنا پر اس کے استعمال سے اجتناب کرنا کہ اسے نفاس والی عورت نے استعمال کیا ہے، درست نہیں۔

اسی طرح کسی قابلِ استعمال چیز کو صرف نفاس والی عورت کے استعمال کی وجہ سے ضائع کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ بلاوجہ مال ضائع کرنا اسراف ہے اور اسراف شرعاً منع و ناجائز ہے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : "چُوڑیاں، چارپائی، مکان سب پاک ہیں فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ356، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں : "نِفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حَرَج نہیں۔ **ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کردیتی ہیں، بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں، یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِحتِیاط لازم۔**" (بہارِ شریعت، جلد01، حصہ02، صفحہ383،384، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتطير من شيء" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے۔ (سنن اَبی داود، کتاب الطب، جلد 4، صفحہ 19، رقم الحدیث: 3920، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا طيرة" ترجمہ: بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ (صحیح بخاری، جلد 7، صفحہ 135، رقم الحدیث 5754، دار طوق النجاۃ)

ایک اور حدیث پاک میں فرمایا: "ليس منا من تطير" ترجمہ: جس نے بدشگونی لی، وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)۔ (المعجم الکبیر، جلد 18، صفحہ 162، مطبوعہ قاھرۃ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اسراف بلاشبہ ممنوع وناجائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 01، حصہ دوم، صفحہ 926، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حاشیہ میں لکھا ہے: "مسئلہ: اسراف کہ ناجائز وگناہ ہے، صرف دو صورتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ میں صرف واستعمال کریں، دوسرے بیکار محض مال ضائع کریں۔ (فتاوی رضویہ، جلد 01، حصہ دوم، صفحہ 940، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-020

تاریخ اجراء: 21 ربیع الاول 1448ھ/04 ستمبر 2026ء